digest library.com

Scanned with CamScanner

شازیہ مصطفیٰ

عمر گزری میری تیری چاہتوں تلے

دنوں کو لگتا تھا کہ پر لگ گئے ہیں اور وہ بس تیزی سے گزر گئے۔ دونوں کے نکاح کو دو سال کا عرصہ ہو گیا تھا شہریار نے ابھی تک سنجیدگی سے سوچا ہی نہیں تھا۔ علیزا اب کافی سنجیدہ سی ہو گئی تھی اسے بھی امی پاپا کے فکرمند چہرے پریشانیوں میں مبتلا کر دیتے تھے۔ [illegible] نجی اور فراز باقاعدگی سے آتے تھے ان سے تو اب [illegible] تھی اب وہ بھی ان کی عادی ہو گئی تھی۔ ایمن کے بیٹے کی دوسری سالگرہ تھی اسے جانا تھا گفٹ وغیرہ تو وہ لے آئی تھی۔ ابھی وہ

"بھئی ان کے لئے رومینٹک سا گفٹ لیں نا اور پیش کریں تاکہ آگے کی راہ ہموار ہو۔" انداز اس کا معنی خیز تھا۔

"مجھے نہیں کرنی راہ ہموار سمجھے۔" علیزا کا دل اب بہت افسردہ ہو گیا تھا۔

"بھئی مجھ پر تو غصہ نہ کریں آپ کا اور ان کا معاملہ ہے بعد میں لڑتے رہیئے گا ابھی میرے ساتھ چلیئے۔"

"مگر فراز اشعر کی بھی تو برتھ ڈے ہے وہاں

مکمل ناول — آخری حصہ

نہا کر ہی نکلی تھی کہ فراز ہوا کے گھوڑے پر سوار آیا تھا۔

"فوراً میرے ساتھ چلیئے۔"

"بھئی کیوں؟" وہ بالوں میں تولیہ لپیٹ کر بولی۔

"شاپنگ کے لئے فوراً تیار ہو جائیں۔"

"تمہاری شاپنگ اور میں؟" وہ حیرانی سے بولی۔

"ہمارے بھائی جان کی سات نومبر کو برتھ ڈے ہے مگر ہم سرپرائز دیتے ہیں کیونکہ وہ بھول جاتے ہیں۔"

"ان کی برتھ ڈے ہے تو میں کیا کروں؟" وہ بے رخی سے بولی تھی۔

بھی تو جانا ہے۔"

"پتہ ہے وہاں بھی جانا ہے مگر مجھے بس آپ کو لے کر آج [illegible] جانا ہے کیونکہ پرسوں بھائی کی برتھ ڈے ہے۔" وہ بولا۔

"تم اور [illegible] آتے۔"

"اس سے چھپ کر آیا ہوں ماموں جان کی طرف چھوڑ دیا ہے اسے تو۔" وہ بائیک موڑ کر لیٹ چکا تھا۔

"علیزا چلی جاؤ بیٹا لینے آیا ہے تو۔" امی نے بھی آ کر کہا۔

"دیکھا آنٹی کتنی اچھی ہیں۔" وہ اٹھ کر بیٹھا۔

"امی یہ فضول مجھے گھمائے گا زیادہ پھر مجھے

digestlibrary.com

Scanned with CamScanner

digestlibrary.com

Scanned with CamScanner

شاپنگ وغیرہ سے الجھن ہوتی ہے۔'' وہ بالوں میں برش کرنے لگی تھی۔

''اس لئے تو بھیج رہی ہوں تاکہ الجھن ختم ہوجائے شاباش تیار ہوجاؤ اور پھر وہیں سے ایمن کے چلی جانا میں اور تمہارے پاپا رات تک آئیں گے۔'' انہوں نے کہا ساتھ ہی اپنا پروگرام بتایا۔

''مگر امی اتنا کچھ سامان بھی تو ساتھ ہوگا اور موٹر بائیک پر آیا ہوگا، ہے ناں فراز!'' اس نے فراز کی طرف دیکھا۔

''جی ہاں بائیک پر آیا ہوں۔'' اس نے کہا۔

''سامان وغیرہ ہم لے آئیں گے بس تم اپنے کپڑے وغیرہ لے جاؤ۔'' انہوں نے کہا۔

''آنٹی چائے تو پلوائیے۔ وہ بھی بسکٹ کے ساتھ۔'' فراز نے ان سے کہا۔

''شکیلہ سے کہہ دیا تھا اتنے میں تم کھاؤ پیو پھر یہ بھی تیار ہوجائے گی۔'' وہ لاؤنج میں آیا اور ٹی وی کھول کر بیٹھ گیا تھا۔ چینل پر چینل بدلے جا رہا تھا۔

''بھابھی کم آن۔'' وہ ساتھ ساتھ لوازمات سے بھی شغل فرما رہا تھا۔

''آرہی ہوں۔'' وہ ہانک لگا کر بولی تھی۔

کپڑے وغیرہ تو رکھ لئے تھے اس نے بالوں کو لپیٹ لیا تھا جو گیلے تھے سبز کاٹن کے سوٹ پر بڑا سا ہم رنگ دوپٹہ تھا اور پیروں میں نازک سی کرسٹل ہیل کی سینڈل تھی۔

وہ دونوں مارکیٹ آگئے تھے فراز نے شہریار کے لئے ٹائی اور کف لنکس سیٹ لیا تھا جبکہ وہ بضد تھا کہ علیزا بھی شہریار کے لئے کچھ خریدے۔

''بھابھی آپ بھی تو لیں۔''

''بھئی کیا لوں تم ہی بتادو۔'' اس کی خود سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔

''جو آپ کو پسند ہو۔'' وہ بولا۔

''میرا دل نہیں چاہ رہا میں نہیں لے رہی۔'' وہ پھر زبردستی اسے واپس لے آئی تھی ایمن کے گھر پہنچی تو دیکھا کہ لان میں تیاریاں ہو رہی تھیں۔

''مجھ سے کہہ کر گیا تھا کہ تمہیں لے کر آئے گا۔'' ایمن نے کہا۔

''بدتمیز نے پورا بازار گھما ڈالا۔''

''بھوک تو نہیں لگی؟'' ایمن نے ہنس کر پوچھا۔

''اب نہیں لگتی۔'' وہ اس کی طرف دیکھ کر خجل ہوگئی۔

''بھابھی آپ آگئی ہیں۔'' انجی اس کے پاس آگئی تھی۔

''امی بھی آئی ہیں؟'' اس نے پوچھا۔

''جی وہ اندر ہیں ماموں جان اور ممانی جان کے پاس۔'' انجی نے اشارہ کیا تھا اندر کمرے کی طرف۔

''اچھا ذرا سامان رکھ کر آتی ہوں۔'' وہ بیگ لے کر اندر جانے لگی تھی کہ انہیں سلام بھی کر آئے گی۔

شام میں پرتکلف تقریب کا آغاز ہوگیا تھا۔ ریشم آپی بھی آگئی تھیں۔ انہوں نے شیفون جارجٹ کے مسٹرڈ سوٹ میں علیزا کو کافی سراہا تھا اس کے ناک کی ہیرے کی لونگ جب لشکارے مارتی تھی تو اسے اور دلکش بنادیتی تھی۔ شہابی رنگت دمک اٹھی تھی۔

digest library.com

Scanned with CamScanner

digest.library.com

اشعر شیروانی اور ٹوپی میں پیارا لگ رہا تھا۔ امی پاپا بھی آ گئے تھے۔ علیزا لان میں ارینج کی گئی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گئی تھی۔

شہریار کی بھٹکتی ہوئی نگاہوں نے اسے دیکھ لیا تھا جو گم صم سی بیٹھی تھی لمبے بالوں کی چوٹی پشت پر پڑی تھی دو تین شریر لٹیں رخسار پر جھول رہی تھیں دونوں ہاتھوں میں گولڈن چوڑیاں تھیں۔ لائٹ میک اپ میں اس کا چہرہ دمک رہا تھا۔

"یار اچھی لگ رہی ہے ناں؟" اسفر نے اس کی چوری پکڑ لی تھی۔

"بکو نہیں۔" شہریار نے جھینپ کر نگاہ چرالی تھی۔

"یار سوچ لے دیکھ کتنی خاموش بیٹھی ہے۔" اسفر نے بھی علیزا کو دیکھا جو گم صم سی بیٹھی تھی۔

"اب بھی تو مطمئن نہیں ہوا؟"

"اس نے سب طرح سے مطمئن کر دیا ہے مگر میں ابھی تک مطمئن نہیں ہوا ہوں۔" وہ نہ چاہتے ہوئے بھی پھر محویت سے دیکھ رہا تھا۔

"تو تو گھامڑ ہے عمر نکال دینا اور رومینٹک سے دن بھی۔ بے وقوف آدمی بند کر یہ آزمانا اسے گھر میں لا کر آزماتا رہنا۔"

"تم نہیں سمجھو گے میری منطق کو۔"

"نہ مجھے سمجھنا ہے۔" وہ چڑ کر چلا گیا تھا۔

شہریار کی نگاہ نے پھر اس کا تعاقب کیا جواب بھی وہیں گم صم بیٹھی تھی وہ گا ہے بگا ہے اسے ہی دیکھے جا رہا تھا اور پھر دھماکے سے وہ دونوں ہی اچھل پڑے تھے کیونکہ علیزا کی چیئر کے پیچھے فراز نے پھر پٹاخہ پھوڑا تھا۔

"فراز بدتمیز۔" وہ تو دل تھام کر کھڑی ہوئی تھی۔ شہریار کے بھی لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

"آپ گم ہی اتنی تھیں سوچا کہ ڈرایا جائے۔"

"بدتمیز ابھی میری جان نکل جاتی۔" اس نے فراز کے ایک مکہ جڑ دیا۔

"جان نکلے آپ کے دشمنوں کی۔" وہ ہنس رہا تھا۔

"عمیر بھائی کے ولیمہ والے دن بھی تم نے ہی پھوڑا تھا ناں؟" اس نے تصدیق چاہی۔

"پتہ نہیں کیوں اس وقت میرا دل چاہا کہ آپ کو ستایا جائے کیونکہ مستقل آپ برے برے منہ بنا رہی تھیں۔"

علیزا نے لب دانتوں تلے دبا لیا تھا کیونکہ اس دن موڈ ہی خراب تھا۔

"تم نے پھر جھوٹ کیوں بولا تھا؟" وہ بولی۔

"بھئی تھوڑا سا جھوٹ بھی بولنا تھا کیونکہ بیچ میں بھائی جان جو آ گئے تھے۔" اس نے دوسری چیئر گھسیٹ کر اس کے قریب کی تھی۔ مہمانوں میں بھی ایک ہلچل سی مچ گئی تھی۔

"دیکھئے اس وقت بھی آپ کے خوبصورت چہرے کا ہی طواف کر رہے ہیں۔" اس نے شہریار کی چوری پکڑ لی تھی۔ علیزا نے بھی تجسس کے مارے نگاہ دوڑائی تو وہ بھی ان دونوں کو ہی دیکھ رہا تھا جیسے ہی وہ متوجہ ہوئی شہریار نے اپنا رخ دوسری طرف کر لیا تھا۔

"وہ کہیں اور دیکھ رہے ہیں۔" اس نے شہریار کی حرکت نوٹ کر لی تھی۔

"جی نہیں ابھی ابھی آپ کو ہی دیکھ رہے تھے

digest library.com

بلکہ میں بہت دیر سے انہیں واچ کر رہا تھا اسی لئے تو آپ کو تنگ کرنے آ گیا تھا۔''

''میرا دل دہلا دیا تم نے بھی آئندہ یہ حرکت کی ناں تو ٹھیک کر دوں گی۔ ہر طرح سے بڑی ہوں تم سے۔'' اس نے اپنا بڑا پن جتایا۔

''قد سے مات کھا گئی ہیں۔'' اس نے چھیڑا۔

''لمبو ہو پورے تم تو لیکن حرکتیں بالکل بچوں والی ہیں ڈاکٹر بن رہے ہو کچھ تو سنجیدگی اختیار کرو۔''

''یہ ہم سے ہوگا نہیں کیونکہ مزاج ہی ہمارا شوخ ہے۔'' وہ چیئر پر بیٹھا جھولنے لگا تھا۔

''دو سال رہ گئے ہیں۔'' اس نے بتایا۔

''بھائی جان نے کہا ہے کہ ہاؤس جاب کے بعد اسپیشلائزیشن کے لئے وہ مجھے باہر بھیج دیں گے۔ ایک تو بھائی جان کو بس میری فکر رہتی ہے۔'' فراز نے دور بیٹھے شہریار پر نگاہ ڈالی۔

''خوش نصیب ہو جو فکر کرتے ہیں اب ان کی خواہش پوری بھی کرنا۔'' علیزا نے اس کے بال کھینچے۔

''اف بھابھی۔'' وہ سی کر کے رہ گیا تھا۔

''ویسے آپ نے یہ بالکل ٹھیک کہا واقعی اس معاملے میں تو ہم دونوں ہی بہن بھائی خوش نصیب ہیں۔'' وہ بولا۔

''چلو بھئی کیک کٹ رہا ہے اب آ بھی جاؤ۔'' ایمن نے دونوں کو اٹھایا وہ دونوں اٹھ کر ٹیبل تک آ گئے تھے۔ تصویریں بن رہی تھیں اور پھر کیک کٹا ڈنر شروع ہوا۔ ہلا گلا مچایا گیا تھا مہمان بھی سب ہی تقریباً رخصت ہو رہے تھے۔ جانے کے لئے وہ بھی پر تول رہی تھی کیونکہ شہریار کی سرد مہری اور بے نیازی اس سے بالکل بھی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

''علیز اتم کل آ جانا۔'' امی نے اس سے کہا تھا۔

''مگر امی مجھے یہاں نیند نہیں آتی ہے۔ ابھی چلوں گی میں۔'' وہ بولی

''چچی جان اسے لے کر نہیں جایئے کل آ جائے گی۔'' ایمن نے بھی جلدی سے اسے روکا۔

''ایمن پلیز جانے دو۔'' وہ التجا کرنے لگی تھی۔ شہریار اسے دیکھ رہا تھا جو جانے کے لئے پر تول رہی تھی۔

''بیٹا بری بات ہے وہ روک رہی ہے رک جاؤ کل آ جانا اور پھر دل ہی بہلے گا تمہارا بھی۔'' پاپا نے بھی اس کے رکنے پر زور دیا۔

''ایمن تمہیں پتہ ہے مجھے ساری رات نیند نہیں آتی ہے کہیں اور۔'' وہ ایمن پر بگڑ رہی تھی۔

''محترمہ بعد میں بھی تو آپ کو عادت ڈالنی ہے۔'' ایمن کا انداز معنی خیز تھا۔

''یہ سب بعد کی بات ہے تم سمجھو نا مجھے ان کے سامنے الجھن ہو رہی ہے۔'' اس نے اصل وجہ بتا دی۔

''ارے شہریار بھائی تم سے کچھ کہہ رہے ہیں جو الجھن ہو رہی ہے۔'' وہ شہریار کی طرف دیکھ کر بولی تھی۔

''مگر ان کا دیکھنا پتہ نہیں کیوں ایسا لگتا ہے لگا ہوں میں ہمہ وقت ناپسندیدگی رہتی ہے۔''

''دماغ میں پتہ نہیں کیا کیا بٹھا ڈالا ہے۔'' ایمن کو اس کی سوچ پر غصہ آنے لگا تھا۔

''ہاں پاگل ہوں۔'' وہ بھی چڑ کر چیئر پر بیٹھ گئی

Scanned with CamScanner

digest.library.com

تھی۔

''کیا بات ہے علیزا ادھر آکر بیٹھو۔'' اسفر نے اسے آواز دی تھی۔

''اسفر بھائی سر میں درد ہو رہا ہے۔''

''سر درد رفع کرنے کا انتظام کر چکا ہوں ادھر آؤ تو۔'' اس نے معنی خیزی سے شہریار کو دیکھا تھا جو صوفے پر نیم دراز سا تھا۔

''جی میں ادھر ہی ٹھیک ہوں۔'' وہ ویسے بھی شہریار کا سامنا کرنا نہیں چاہ رہی تھی۔

''خبیث آدمی تیری وجہ سے کنفیوز ہو رہی ہے وہ۔'' اسفر نے اس سے آہستگی سے کہا تھا۔

''میں نے ایسا کیا کہہ دیا جو کنفیوز ہو رہی ہے بلاوجہ مجھے گھسیٹ رہے ہو۔'' وہ خفا سا ہو گیا۔

''شکل ہی تیری ایسی ہو رہی ہے وہ جھجکے گی نہیں تو اور کیا کرے گی؟ یار کبھی تو اس کی طرف لگاوٹ سے دیکھ لیا کرو۔''

''بے فکر رہو ایک ہی دفع لگاوٹ سے دیکھوں گا۔'' وہ بے ساختہ، بے باکی سے کہہ گیا تھا مگر پھر بری طرح خود ہی خجل ہو گیا۔

''کہا تھا نا میں نے میسنے ہو پورے۔'' اس نے کشن کھینچ مارا ایمن نے چائے کی ٹرالی علیزا کو تھمائی۔

''سب کو دو جا کر۔''

''میں نہیں دے رہی۔'' وہ روٹھی بیٹھی تھی۔

''علیزا کیا ہے موڈ تو درست رکھو سب کیا سوچیں گے؟'' ایمن ویسے بھی اس کی طرف سے کوئی بھی غلط فہمی نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔

''ایمن کیا ہے چائے میں نہیں دے رہی تم دے آؤ۔''

''ارے پاگل لڑکی کیا ہوتا جا رہا ہے تمہیں؟'' وہ تو آج اس کا روپ دیکھ کر حیران تھی کہ اس طرح کی ضد تو نہیں کرتی تھی۔

''کچھ نہیں ہوا نہیں چائے نہیں دوں گی۔''

''کیوں وہ تمہیں کھا جائیں گے؟'' ایمن کمر پر ہاتھ ٹکا کر بولی تھی۔

''تم تو بس بحث کرنے لگتی ہو۔''

''تو پھر سیدھی طرح جاؤ اور ہاں اپنی ساس کو ضرور دینا۔ امی ابو کے کمرے میں ہوں گی۔'' وہ ٹرالی کھسکاتی ہوئی جا رہی تھی۔

''ادھر لے آؤ علیزا۔'' اسفر نے کہا۔

وہ جھجکتی گھبراتی دوپٹہ کو سنبھالتی ٹرالی کھسکاتی لا رہی تھی۔ شہریار کی نگاہوں نے اسے اپنی زد میں لیا تھا وہ ایک لمحے کو ڈگمگائی مگر پھر خود کو نارمل رکھا۔ فراز نے ہلکی سی کھانسی کے ساتھ اسے دیکھا تھا اور پھر اس نے سب سے پہلے اسفر کو تھمائی تھی۔

''ارے شہریار کو دو نا پہلے۔'' اس نے جان بوجھ کر کہا تا کہ دونوں کا تصادم ہو۔

''میں لے لوں گا تم لے لو پہلے۔'' وہ سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔

''یار لو تم۔'' وہ ویسے بھی فرض میزبانی نبھا رہا تھا اور اس نے علیزا کے ہاتھ سے کپ لے لیا تھا۔

''بھابھی میں بھی موجود ہوں۔'' فراز نے پیچھے سے ہانک لگائی۔

''خود لے لو اٹھ کر۔'' وہ یہ کہہ کر جانے لگی تھی۔

''او ہو میاں کو تھما گئیں دیور کو نہیں دی جا رہی

Scanned with CamScanner

ہے۔'' وہ بولتا ہوا ترالی کے قریب آیا تھا۔

''یار میاں کا حق پہلے ہوتا ہے ناں۔'' اسفر نے بھی ہنس کر کہا تھا جبکہ شہریار جز بز سا بیٹھا تھا۔

''اسفر تم باز نہیں آؤ گے۔''

''یار کیا کروں تجھ پر گیا ہوں ناں۔'' وہ بھی کب باز آنے والوں میں سے تھا۔

☆☆☆

digest library.com

اس دن وہ بہت عجلت میں گھر آیا تھا کیونکہ آفس میں میٹنگ تھی۔

''شہریار کم از کم آرام تو کر لیا کرو۔''

''امی آج کل بہت مصروف ہوں کیا کروں پھنسا ہوا ہوں۔'' وہ کف کے بٹن لگا رہا تھا۔

''میں تم سے بہت دنوں سے بات کرنی چاہ رہی تھی۔''

''جی کہیے سن رہا ہوں۔'' وہ ٹائی کی ناٹ لگا رہا تھا۔

''بیٹا ایمن کہہ رہی تھی کہ علیزا کی امی کہہ رہی ہیں کہ رخصتی کب کر رہے ہیں؟''

''امی ابھی تو میرے پاس بالکل وقت نہیں ہے اس ٹاپک پر بات کرنے کا۔'' اب وہ آفیشل بیگ اٹھانے کے لئے صوفے کے پاس آیا۔

''تم بس یہ بتا دو کہ تاریخ رکھ دوں میں؟''

''ابھی نہیں بالکل بھی نہیں کیونکہ اگلے مہینے مجھے فرانس جانا ہے ہوسکتا ہے کہ پندرہ بیس دن لگ جائیں۔'' اس نے بات ختم کر دی۔

شہریار ایک ہفتہ واقعی بہت مصروف رہا تھا اسے کھانے تک کا ہوش نہیں رہتا تھا۔ فراز علیزا کی طرف چکر لگاتا رہتا تھا کبھی انجی سارا دن کے لئے بھی چلی جاتی تھی کیونکہ علیزا اس کا بہت خیال رکھتی تھی۔ امی پاپا تو خود خوش تھے کہ ان کی بیٹی جس گھر میں جا رہی تھی وہ کافی قدر کرنے والے تھے۔ شکایت انہیں شہریار سے بھی نہیں تھی ان سے ٹھیک طرح سے ہی بات کرتا تھا بلکہ بہت عزت دیتا تھا۔

''پاپا میں پریکٹس کے لئے لندن جانا چاہتی ہوں۔'' علیزا نے ان سے کہا جو بوریت سے تنگ آ گئی تھی۔

''بیٹا آپ کی رخصتی ہو جائے گی۔''

''ابھی نہیں ہو رہی ہے۔ بس پاپا میں جانا چاہتی ہوں۔ کچھ دنوں کے لئے۔'' کافی ڈسٹرب ہو رہی تھی۔

''ٹھیک ہے ہم تمہاری ساس سے بات کریں گے بلکہ شہریار سے۔''

''آپ ان سے کیوں بات کریں گے میں بس آپ سے پوچھ رہی ہوں۔'' وہ چڑ گئی تھی۔

''مگر علیزا اب تم اس گھر کی بہو ہو۔'' امی نے سمجھایا۔

''اس گھر میں ابھی گئی تو نہیں ہوں ناں ابھی میں اپنی مرضی کی مالک ہوں۔'' اسے ایک دم غصہ آ گیا تھا۔

''اب تم ان کی پابند ہو سوچ سمجھ کر بولا کرو سمجھیں!'' امی کو اس کا اس طرح کہنا ناگوار گزرا تھا۔

''ٹھیک ہے کرنا چاہتی ہو تو کر لو پھر ہم ان سے ذکر تو کر دیں۔''

''پاپا پھر وہی بات آپ بس میرے جانے کے انتظامات کروائیے۔'' وہ مصمم ارادہ کر چکی تھی۔

''علیزا دماغ تو درست ہے تمہارا ادھر ہم

Scanned with CamScanner

digest library.com

تمہاری رخصتی کے لئے زور لگا رہے ہیں اور تم یہاں سے جانے کے لئے کہہ رہی ہو۔'' امی کو تو ایک دم غصہ آ گیا تھا اس کی فضول سی ضد پر۔

''پلیز ممی وہ کبھی نہیں ہو گی لگتا ہے۔ پلیز مجھے جانے دیں میرا دم گھٹتا ہے یہاں۔'' وہ رونے لگی تھی۔

پاپا نے اسے شانے سے لگا لیا تھا وہ آج پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔ یہ آنسو وہ شہریار کی طرف سے دیئے گئے دکھوں پر بہا رہی تھی جس نے کسی ناکردہ گناہ کی سزا میں اسے لٹکا رکھا تھا۔

''علیزا تم رونے لگیں تم تو بہادر بیٹی ہو ناں۔'' پاپا نے اس کا سر تھپتھپایا۔

''پاپا اب میں بہت ڈرنے لگی ہوں بہادر نہیں رہی۔'' وہ ان کے شانے سے لگی رو رہی تھی۔

''اچھا اچھا ٹھیک ہے تم روؤ نہیں تم لاء کی پریکٹس کے لئے لندن جانا چاہتی ہو جاؤ میں انتظامات کرا دوں گا۔'' وہ بیٹی کو غمزدہ بھی نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔ امی بھی افسردہ سی ہو گئی تھیں کیونکہ شہریار کی طرف سے ابھی تک جواب نہیں آیا تھا وہ کچھ الجھن کا شکار تھیں۔

''آپ اب ان سے کچھ نہیں کہیں گی شہریار جب بھی کہے گا ہم اسے بلا لیں گے ابھی جانے دو۔'' پاپا بھی اپنا فیصلہ دے کر اٹھ گئے تھے۔

علیزا اپنے کمرے میں چلی گئی تھی اور تکیہ میں منہ چھپا کر خوب روئی تھی۔

رات کو امی اس کے کمرے میں چلی آئی تھیں اس کے سرہانے بیٹھ گئی تھیں۔

''علیزا میری بچی۔'' انہوں نے اس کا ماتھا چوم لیا تھا۔

''امی'' اس کی شاید آنکھ لگ گئی تھی۔

''علیزا میری بچی تو نے کیا حالت بنالی ہے؟''

''امی کیا ہوا ٹھیک تو ہوں۔'' وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔

''مجھ سے بھی غلطی ہو گئی کہ نکاح نہ کرتی کم از کم منگنی ہی رہنے دیتی اس طرح تو وہ تجھے لٹکائے نہ رکھتا۔'' انہیں بھی رہ رہ کر اپنی جلد بازی پر افسوس اور پچھتاوا ہو رہا تھا۔

''یہ آپ پہلے سوچتیں امی۔'' وہ زیر لب بولی تھی۔

''اچھا تم پھر بھی اپنا دل خراب نہ کرو میں نے سنا ہے کہ شہریار آج کل کافی مصروف ہے سوچ کر جواب دے گا تم کچھ مہینے رک جاؤ۔'' وہ کسی طرح اسے روکنا چاہتی تھیں۔

''نہیں امی اب نہیں بس کچھ دنوں کے لئے جانا چاہتی ہوں پہلے میں نے انتظار کیا اب وہ انتظار کریں گے تو کیا ہو جائے گا؟'' وہ اب ضد پر آ گئی تھی۔

''تم ایسا کوئی کام نہیں کرنا علیزا کہ دل خراب ہو۔''

''آپ بے فکر رہیے آپ کی کی گئی نصیحتوں پر عمل پیرا رہوں گی۔ میں ان کے گھر جانے کے بعد بھی کبھی شکوہ نہیں کروں گی کہ انہوں نے مجھے انتظار کی صلیب پر کیوں لٹکایا؟'' وہ بھی کافی تحمل پسند تھی۔

''میری بچی۔'' انہوں نے اسے سینے سے لگا لیا تھا۔

پاپا اس کے جانے کے انتظامات کروا رہے

Scanned with CamScanner

digest library.com

تھے۔ علیزا اپنی تیاری میں لگی ہوئی تھی۔ ایمن کو جب پتہ لگا تو اس نے تو خبر لے ڈالی۔

''علیزا یہ کیا کرنے جا رہی ہو؟'' ایمن نے استفسار کیا۔

''وہی جو مجھے دو سال پہلے کر لینا چاہئے تھا۔'' وہ وارڈ روب کھولے کھڑی تھی۔

''حد ہوتی ہے بے وقوفی کی بھی ادھر شہریار بھائی سے کہا جا رہا ہے کہ وہ اب بس راضی ہو جائیں تمہیں رخصت کرانے کو۔''

''بس رہنے دو اچھا ان سے کہنا سکون سے رہئے اور مجھے بھی رہنے دیں۔'' وہ شہریار کی وجہ سے بہت دل برداشتہ ہو گئی تھی۔

''پھوپھو کسی دن بھی تاریخ لینے آ جائیں گی۔''

''ان سے کہنا کہ پہلے ان کے بیٹے نے مجھے انتظار کی سولی پر لٹکایا ہے اب وہ تھوڑا انتظار کر لیں۔''

''تم شہریار بھائی سے بدلے لینا چاہ رہی ہو؟'' ایمن کو تو ڈر ہی لگ رہا تھا کہ کہیں الٹا سیدھا نہ ہو جائے کیونکہ شہریار ابھی تک مان ہی نہیں رہا تھا۔

''جی نہیں میں نہیں لیا کرتی بدلے ودلے یہ انہی کا کام ہے مجھے پتہ ہے وہ پچھلی باتوں کو لئے بیٹھے ہیں ان سے کہنا کر لیں کچھ دن انتظار۔''

''علیزا تم بہت غلط کر رہی ہو۔''

''میں بالکل ٹھیک کر رہی ہوں غلط تو وہ کرتے آئے ہیں امی پاپا کو فکر میں مبتلا کیا ہوا ہے ایمن اگر میں ان کے سامنے رہی تو دونوں مجھے دیکھ کر افسردہ ہوتے رہیں گے اور میں اپنے ماں باپ کو افسردہ نہیں دیکھ سکتی۔'' وہ تڑخ کر بولی تھی۔

''علیزا چند اتم شہریار سے فون پر کہہ کر نکال لو [illegible] غصہ۔''

''نہیں یہ میں نہیں کر سکتی کیونکہ میں یہ بھی نہیں کہلوانا چاہتی کہ میں اتنی ہی بے باک اور منہ پھٹ ہوں میں ان پر اچھا تاثر چھوڑنا چاہتی ہوں۔'' وہ گہری سوچ کے ساتھ گویا ہوئی۔

''اب جو تم جاؤ گی یہ اچھا تاثر ہے؟'' اسے غصہ آ رہا تھا۔

''دو سال کی پریکٹس ہو گی آ جاؤں گی میں منع تو نہیں کیا کہ میں کبھی اس گھر میں جاؤں گی ہی نہیں۔'' وہ رک رک کر بولی۔

''وہاں جا کر بھول جاؤ گی سب کچھ؟''

''بھولنے کے لئے ہی جا رہی ہوں۔ دو سال اب وہ انتظار کریں سمجھی۔'' وہ کپڑوں کی تہہ لگانے لگی تھی اور اس نے دوبارہ بحث کرنا مناسب نہ سمجھا تھا شام میں اسفر لینے آ گیا تھا اس لئے ایمن کو جانا پڑ رہا تھا۔

''کہاں کا پروگرام بنا کر جا رہی ہو؟'' اسفر نے خاموشی سے علیزا کو مخاطب کیا۔

''بس گھومنے۔'' اس نے مسکرا کر کہا۔

''پاگل لڑکی پیا دیس سدھارنے کی تیاری کرو یہ کیا کھڑاگ لے کر بیٹھ گئی ہو۔'' اسے بھی اس کا یہ فیصلہ پسند نہ آیا تھا۔

''اس کا ابھی وقت نہیں آیا ہے۔'' وہ یہ کہہ کر چائے کا کہنے کچن میں چلی گئی تھی۔

''شہریار بھائی کو تو بتایئے کچھ کریں اور روکیں اسے۔''

''یار میں خود پریشان ہوں۔'' اسفر خود متفکر

تھا۔

''آپ بس یہاں سے سیدھے وہیں چلئے کہیں یہ پاگل لڑکی ضد میں کچھ الٹا ہی نہ کر دے۔''

ایمن نے اشعر کو اپنی گود سے اتارا اب تو وہ پیر چلنے لگا تھا۔

''یار شہریار بھی کم الٹی کھوپڑی کا نہیں ہے سنے گا تو پتہ نہیں کیا ردِعمل ظاہر کرے؟'' عجیب الجھن کا شکار ہو گیا تھا۔

''ایسا نہ کریں ریشم آپی کو بتا دیں وہی شہریار بھائی کو ہینڈل کریں گی۔'' ایمن کے ذہن میں آیا۔

''نہیں رہنے دو میں خود بات کرلوں گا۔ بے کار میں کچھ اور ہی نہ ہو جائے۔'' اشعر اس کے پاس آیا تو اس نے گود میں اٹھا لیا تھا۔

''چائے ہے یا پائے؟'' اسفر نے علیزا سے کہا جو ابھی کچن سے آ کر بیٹھی تھی۔

''شکیلہ سے کہا ہے لاتی ہے۔'' وہ مسکرائی۔

''ویسے علیزا تم اچھا نہیں کر رہی ہو۔''

''انہوں نے بھی کونسا اچھا کیا ہے؟'' وہ آج شکوہ کر بیٹھی تھی۔

''وہ تو پاگل ہے تم کیوں جا رہی ہو؟''

''بس گھومنے کو دل چاہ رہا ہے۔'' اس نے کہا۔

''ہنی مون پر چلی جانا گھومنے۔''

''شکیلہ جلدی کرو۔'' اس نے اسفر کی بات ان سنی کر دی۔

چائے وغیرہ کے بعد وہ لوگ چلے گئے تھے کیونکہ شہریار کو بھی تو بتانا تھا جس وقت گھر پہنچے تھے اتفاق سے شہریار بھی گھر پہنچا تھا۔ عموماً دس بجے آتا تھا آج وہ نو بجے ہی آ گیا تھا۔

رات کو کھانے کے بعد اسفر اس کے کمرے میں چلا گیا تھا۔

''کچھ خبر ہے جناب کو!'' اسفر نے شہریار کو دیکھا جو دراز سے سگریٹ اور لائٹر نکالنے لگا۔

''کیسی خبر؟'' وہ سگریٹ کا پیکٹ بیڈ پر لے کر بیٹھا۔

''علیزا لندن جا رہی ہے لاء کیا ہوا ہے ناں اس کی پریکٹس کے لئے۔'' اس نے بتایا۔

''کیا؟'' وہ چونک گیا۔

''دو سال کے لئے جا رہی ہے۔''

''کس کی اجازت سے؟'' وہ سنجیدہ ہو گیا تھا۔

''اپنے ماں باپ کی اجازت سے، ویسے بھی تم نے رخصتی وخصتی کرائی نہیں ایویں ہی لٹکائے رکھنا ہے اچھا ہے چلی جائے گی۔'' اسفر نے شہریار کے بدلتے چہرے کو دیکھا تھا۔

''دماغ تو درست ہے محترمہ کا مجھ سے پوچھا اس نے جو اپنی مرضی چلا رہی ہے۔'' وہ تو بتھے سے اکھڑ گیا۔

''مسٹر آپ نے ابھی تک وہ حق کب دیا ہے کہ وہ تم سے پوچھے سوائے نظر انداز کرنے کے تم نے اب تک کیا کیا ہے؟'' وہ بھی آج دوٹوک بات کرنے آیا تھا۔

''کون کہتا ہے کہ میں نے نظر انداز کیا ہے؟'' وہ تیز لہجے میں بولا۔

''تمہارے انداز نہیں بتاتے۔''

''غلط فہمی ہوئی ہے اسے۔'' شہریار نے نگاہ چرائی۔

digest library.com

Scanned with CamScanner

"کیا کہنے! دو سال ہونے کو ہیں تمہارے نکاح کو اب تک سوچا کہ کیسے زندگی گزارنی ہے یار وہ لڑکی تیرے نام پر بیٹھی ہے اتنا نہ ضد کر کہ وہ بالکل تیری طرف سے بدظن ہو جائے۔" وہ اسے سمجھا رہا تھا۔

"میں جو مناسب سمجھوں گا وہی کروں گا ابھی میں مصروف ہوں۔"

"یار تو تم مصروف ہی رہو وہ جا رہی ہے جانے دو تم بھی اپنی مصروفیت نمٹا لو وہ بھی اپنا کام کر لے۔" اسفر کے لہجے میں طنز تھا۔

"جا کر تو دیکھے وہ میری اجازت کے بغیر۔" اسے بھی ضد ہو گئی۔

"اور آزماؤ بیٹا اب وہ تمہیں آزمائے گی۔"

"یہ میں ہونے نہیں دوں گا کہ وہ اور مجھے نیچا دکھا کر چلی جائے۔"

"کیا کر لو گے تم اگلے مہینے تک چلی جائے گی۔"

"اب دیکھنا میں کیا کروں گا۔" وہ اپنی سوچ کو عملی جامہ پہناتے ہوئے بولا۔

"او یار گڑبڑ نہ کر دینا خیال رکھنا۔"

"بے فکر رہو ایسا کچھ نہیں کروں گا بہت شوق ہو رہا ہے ناں انہیں مجھے ڈی گریڈ کرنے کا۔" وہ دانت پیس رہا تھا۔

"یار ایسی کوئی بات نہیں ہے وہ بس پریکٹس کے لئے جا رہی ہے جانے دو۔ تم تو ویسے بھی ابھی رخصتی نہیں چاہتے اچھا ہے بہانہ بھی ہاتھ آ گیا ہے۔" اسفر نے بھی اسے تحمل سے سمجھانا چاہا کیونکہ وہ بری طرح بھنا رہا تھا۔

"پریکٹس کرنا ہے کیوں بعد میں وہ کورٹ جوائن کرے گی؟"

"اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم اجازت دو گے یا نہیں؟" وہ شہریار کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو دیکھ رہا تھا جو اس وقت کافی تناؤ میں تھا۔

"اجازت تو میں خوب دوں گا آخر کو وکالت تو کرنی ہی ہے۔" انداز میں اس کے طنز تھا۔

"اچھا زیادہ سیریس نہ ہو میں تمہیں بتا رہا تھا کہ اگر تم راضی ہو جاتے تو وہ نہیں جاتی یار ویسے بھی وہ بور ہوتی رہتی ہے۔"

"اچھا بس بہت ہو گئی اس کی حمایت۔" وہ بھی چڑ گیا تھا۔

"اگر تم روکو گے بھی تو کچھ ہونے والا نہیں ہے جذبات سے عاری انسان! یہ لڑکیاں کانچ کی طرح ہوتی ہیں ذرا سی ٹھیس لگنے پر ٹوٹ جاتی ہیں۔ تم اس کی اہمیت کو سمجھو اور اس کو اہمیت دو پھر دیکھنا کہ کیسے وہ تمہارے معیار پر نہیں اترتی ہے۔ دو سال ہو گئے ہیں میری شادی کو آج تک مجھے ایمن سے شکایت نہیں ہوئی ہے ارے میں نے تو صرف دیکھا تھا عادت وغیرہ تو میں نے اس کی شادی کے بعد دیکھی ہے بالکل میرے سانچے میں ڈھل گئی ہے اور اب تم سوچو علیزا ابھی اس کی بہن اور کزن ہے وہ بھی اسی کی طرح ہے تم دیکھنا تمہارے سانچے میں ڈھل جائے گی۔ بس یار اسے اہمیت دینا اگنور نہ کرنا۔" آج اسفر نے اسے تفصیل سے سمجھایا۔ جو شہریار کی سمجھ میں بھی آیا تھا مگر وہ اسفر پر ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"جا رہا ہوں سوچ لو اور روک لو اگر روک سکتے ہو تو مگر انا کا پرچم نیچے کر کے کیونکہ جذبات وہ بھی

digest-library.com

Scanned with CamScanner

digest library.com

رکھتی ہے۔'' اسفر مشورہ دے کر چلا گیا تھا۔

شہریار نے خوب سوچا اور پھر سمجھ بھی آ گیا وہ پہلے علیزا سے بات کرنا چاہتا تھا کل ہی صبح اس نے جانے کا سوچا تھا اس کی امی سے اجازت لے کر علیزا سے بات کرے گا۔

صبح وہ جلد ہی آفس کے لئے اٹھ گیا تھا لنچ ٹائم میں جانے کا ارادہ تھا۔

''شہریار ایمن اور اسفر نے جو بتایا سنا تم نے؟'' امی نے اس کے آگے چائے رکھی تھی۔

''جی سنا ہے۔'' وہ سر جھکا کر رہ گیا۔

''تو پھر جلدی بتایئے اب کیا کریں گے؟'' فراز کو زیادہ بے چینی تھی۔

''فراز بیچ میں مت بولا کرو۔'' امی نے سرزنش کی تو وہ چپ ہو گیا۔

''کیا سوچا ہے اب تم نے؟'' امی قدرے توقف کے بعد گویا ہوئیں۔

''آ کر جواب دوں گا۔'' وہ عجلت میں کھڑا ہو گیا تھا۔

''انجی چلی گئی کیا؟'' شہریار نے دریافت کیا۔

''ہاں وین آ گئی تھی۔'' امی نے کہا۔

''اچھا چلتا ہوں۔'' وہ موبائل اٹھا کر چلا گیا تھا مل میں کافی کام ہو رہا تھا اس لئے وہاں بھی اسے چکر لگانے پڑ رہے تھے جلدی سے فارغ ہونے کے بعد وہ تین بجے نکل گیا تھا۔

جس وقت وہ گھر میں آیا۔ کریم بیٹھا ہوا تھا اور ساتھ ہی اونگھ رہا تھا۔

''سنو اندر سب ہیں؟'' اس نے کریم کا بازو ہلایا۔

''ارے آپ سرکار۔'' وہ اپنا رومال جھاڑ کر کھڑا ہوا۔

''جلدی بتاؤ اندر سب ہیں؟'' وہ پوچھنے لگا۔

''سرکار صاحب تو آفس میں ہوتے ہیں اور بیگم صاحب ذرا پڑوس میں گئی ہیں البتہ علیزا بی بی ہیں۔'' اس نے بتایا۔

'چلو یہ تو اور ابھی اچھا ہے محترمہ تنہا ہیں موقع خود ہی مل گیا تنہائی میں بات کرنے کا، وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندر آیا۔ لاؤنج میں نگاہ دوڑائی وہ دس بارہ بکس کھولے بیٹھی تھی۔

''آہم۔'' شہریار کھنکارا۔

علیزا نے چونک کر سر اٹھایا تو حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔

''کس کی اجازت سے جا رہی ہو تم لندن؟'' اس نے ترخ کر کہا تھا۔

''جی!'' وہ بس اتنا ہی بول سکی تھی۔

''مجھ سے تو پوچھ سکتی تھیں مر گیا تھا میں؟''

''اللہ نہ کرے۔'' اس نے دہل کر کہا۔

''جب ہی تم نے پوچھنے کی بھی زحمت گوارا نہ کی مجھ سے بدلا لینے کے لئے جا رہی ہو ناں میں نے تمہیں دو سال لٹکائے رکھا اب تم مجھے ڈی گریڈ کر کے جتانا چاہ رہی ہو ناں۔'' وہ آنکھیں نکالے غضب ناک لگ رہا تھا۔

''میں نے ایسا بالکل نہیں سوچا ہے آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔'' اس کی آواز لرزنے لگی۔

''مجھے غلط فہمی نہیں ہوئی ہے خوب سمجھتا ہوں تمہیں جو بڑ بڑ بولتی ہو وہ اب اتنا بھی کر سکتی ہے کہ مجھ سے بدلا بھی لے۔''

Scanned with CamScanner

"بخدا ایسی بات نہیں ہے میں تو بس اپنے شوق کی خاطر جا رہی ہوں۔" اس کی جان پر بن آئی۔

"بہت شوق ہے تمہیں وکالت کرنے کا، مجھ پر اعتبار نہیں تھا میں تمہارا یہ شوق پورا نہیں کر سکتا تھا جو تم اپنے باپ کے پیسوں پر جا رہی ہو اب تم میری ذمہ داری تھیں مجھ سے تو ذکر کرتیں۔" وہ الٹا شکوہ کر رہا تھا۔

"کیسے انسان ہیں واسطہ رکھتے ہوئے بھی واسطہ نہیں رکھنا چاہتے ہیں کیسے کہہ دیتی۔" وہ روہانسی ہو گئی تھی۔

"شٹ اپ تمہاری کوئی صفائی نہیں سنوں گا تمہاری نظر میں اہمیت ہی نہیں ہے میری۔" شہریار نے دھاڑتے ہوئے اس کی بات ہی کاٹ دی۔

"اہمیت میری نہیں ہے آپ کی نظر میں۔" وہ اب جرح پر اتر آئی۔

"اہمیت اپنے وقت پر اچھی لگتی ہے تھوڑا انتظار تو کر لیتیں۔"

"کب سے انتظار ہی کر رہی ہوں ابھی تک آپ کی آزمائش پر پوری نہیں اتری ہوں۔" وہ بھی تنک گئی تھی۔

"آزمائش تو ختم ہونے والی تھی تم نے بڑی جلدی دکھائی ٹھیک ہے جاؤ اور اب مجھ سے واسطہ مت رکھنا تم نے اپنے ماں باپ کے سامنے میری کوئی عزت ہی نہیں رکھی مجھ سے پوچھتیں تو مگر تمہیں تو منع کئے جانے کا ڈر ہوگا ہے ناں؟" وہ اس کے آنسو سے تر چہرے کو دیکھنے لگا تھا جواب بہت رو رہی تھی مگر وہ پتھر بنا ہوا تھا۔

"آپ بہت غلط سمجھ رہے ہیں میں تو......"

"بس بہت ہو گئیں تاویلیں جہاں دل چاہے جاؤ کتنے سال میں بھی لوٹو مجھے اب تم سے کوئی سروکار نہیں ہے واقعی ٹھیک ہی کہتا تھا شادی سوائے فضولیات کے کچھ نہیں ہے۔" وہ یہ کہہ کر جانے لگا تھا۔

"بات تو سنئے آپ۔" وہ پیچھے دوڑی۔

"اب وقت نکل گیا ہے بیوی جیسے رشتہ پر اعتبار بھی اٹھ گیا ہے۔ لوگ تو کہتے ہیں کہ لڑکی بیوی بننے کے بعد شوہر کی ہر خوشی کا خیال رکھتی ہے تم تو بالکل بھی ایسی نہیں ہو۔" وہ حقارت سے کہہ کر چلا گیا۔

علیزا نے تو سر ہاتھوں میں تھام لیا تھا یہ سب تو الٹا ہی ہو گیا تھا وہ تو خود شہریار کو موقع دینا چاہتی تھی کہ وہ سوچ لیں جب وہ بلائیں گے تو وہ بخوشی واپس آ جائے گی۔ ضد بحث بالکل نہیں کرے گی کیونکہ میاں بیوی کے رشتے میں دراڑ ہی ضد بحث سے پڑتی ہے۔ وہ خوب روئی اور اتنا روئی کہ آنکھیں سجا لی تھیں کمرے میں خود کو بند کر لیا تھا امی نے لاکھ پوچھا ہوا کیا ہے مگر وہ انہیں بتا کر فکر میں مبتلا نہیں کرنا چاہتی تھی مگر وہ شہریار کی غلط فہمی بھی دور کرنا چاہتی تھی وہ سہارا لینا چاہتی تھی اور واحد سہارا ایمن تھی اس نے روتے روتے سر اٹھایا اور فون اٹھا کر لائی اس نے فون پر اسے سب کچھ بتا دیا تھا۔ پھر دوسرے دن صبح اسفر ایمن کو لے کر آ گیا تھا۔

سیدھے کمرے میں ہی آئے تھے امی اور پاپا ابھی تک بے خبر تھے۔

"سوائے تم سے بے وقوفی کے مجھے توقع بھی

digest library.com

Scanned with CamScanner

digest library.com

یہی تھی۔" ایمن خود فکرمند تھی۔

"پلیز اسفر بھائی آپ ہی ان کی غلط فہمی دور کریں۔" وہ خاصی مضطرب تھی۔

"ابھی تو وہ بہت غصے میں ہوگا میری بھی نہیں سنے گا تم بس خود کو نارمل کرو انکل اور آنٹی بھی پریشان ہوں گے۔" اس نے علیزا کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"ایمن مجھے سکون نہیں ہے وہ بہت غصہ میں گئے ہیں کچھ کر ہی نہ دیں۔" وہ انجانے اندیشوں میں گھری ہوئی تھی۔

"ایسی فضول حرکت وہ نہیں کرے گا۔" اسفر نے تسلی دی۔

"اب تم بالکل بھی جانے کا نام نہیں لوگی۔" ایمن نے ڈانٹا۔

"اب تو کان پکڑتی ہوں میں بالکل نہیں جاؤں گی۔ ایمن امی پاپا کو پتہ نہیں چلے۔" وہ انکی طرف سے بھی فکرمند تھی۔

"ارے نہیں پتہ چلے گا بس تم خود کو درست کرو چینج کرو اور باہر چچی جان نے بہت دفعہ میرے اچانک آنے پر پوچھا بھی ہے۔" اس نے علیزا کے رخسار اپنے آنچل سے صاف کئے رونے سے آنکھیں بھی سرخ کرلی تھیں اٹھ کر باتھ روم چلی گئی تھی۔

"اب شہریار سے بات کرنا بلکہ سمجھانا ضروری ہے۔" اسفر کا انداز پرسوچ تھا۔

"آپ جائیے اور انہیں بتائیے جا کر کہ علیزا نے جانا کینسل کر دیا ہے۔" اس نے اشعر کو بیڈ سے نیچے اتارا۔

"اچھا جاتا ہوں تمہیں شام میں لینے آجاؤں گا۔" وہ اشعر کو پیار کر کے نکل گیا تھا۔

اسفر کی ہمت ہی نہیں پڑ رہی تھی کہ وہ شہریار سے بات کر سکے کیونکہ یقیناً وہ بھی غصہ میں بھرا بیٹھا ہوگا اگر وہ بات کرتا بھی تو کچھ بعید نہیں کہ علیزا کی حمایت پر اس کی خبر لے لیتا۔ یہ بات گزرے بھی پندرہ دن کے قریب ہوگئے تھے۔ شہریار کو بے انتہا علیزا پر غصہ تھا جس نے اسے بالکل بھی اہمیت نہ دی تھی امی بھی اس سے بات کرنا چاہ رہی تھیں لیکن وہ ابھی تک ہاتھ ہی نہیں آرہا تھا۔

شہریار کھانے سے فارغ ہو کر اپنے کمرے میں ٹی وی دیکھ رہا تھا۔

"شہریار بیٹا جاگ رہے ہو؟"

"آجائیے امی۔" اس نے ریموٹ سے ٹی وی آف کیا اور اٹھ کر سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"سگریٹ بہت پینے لگے ہو۔" انہوں نے سگریٹ کے پیکٹ کو دیکھ کر کہا کیونکہ انہیں اس کی یہ عادت پسند نہیں تھی۔

"وہ امی بس ایک آدھ بار پی لیتا ہوں۔" وہ خجل ہوگیا تھا۔

"بیٹا مت پیا کرو صحت دیکھو، کتنی کمزور شکل ہو رہی ہے نہ کھانے کی پرواہ ہوتی ہے تمہیں بس کام کا جنون ہے اتنے پیسے کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔" وہ شہریار کی مصروفیت سے تنگ آجاتی تھیں۔

"میری پیاری امی آج کے دور میں پیسوں کی بہت ضرورت ہے۔ یہ شکر کریں اوپر والے کا اس نے ہمیں اتنا کچھ دیا ہوا ہے بس محنت تو کرنی ہی ہوگی۔" اس نے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔

"شہریار آج میں تم سے دوٹوک بات کرنے

Scanned with CamScanner

آئی ہوں۔" وہ ذرا سنجیدگی سے بولی تھیں۔

"خیریت امی ایسی کون سی بات ہے؟" وہ انجان بنا۔

"میں اب بس چاہتی ہوں کہ اس گھر میں میری بہو آجائے بہت ہوگئی ریشم بھی کہہ رہی تھی کہ اب تاریخ رکھ دیں۔" انہوں نے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی مگر اپنی بہو سے ضرور پوچھ لیجئے گا۔" اس نے بڑے اطمینان سے کہا تھا کیونکہ اسے پکا یقین تھا کہ اب وہاں انکار ہی ہوجانا ہے کہ علیزا لندن جارہی ہے۔

"واقعی [illegible]!" وہ تو حیران رہ گئی تھیں۔

"جی واقعی اگر آپ کی بہو راضی نہ ہوئی تو پتہ ہے ناں۔"

"ارے پتہ ہے لندن جارہی تھی مگر ایمن نے بتادیا ہے۔ تم شادی کے بعد لے جانا اسے" وہ خوشی خوشی بولی تھیں۔

وہ دوسرے دن ہی حیدر صاحب کے گھر پہنچ گئی تھیں تاریخ رکھنے۔

"ہم ذرا علیز اسے بھی پوچھیں کہ وہ راضی ہے ابھی یا بعد میں؟" مسز حیدر کو علیزا کی فکر تھی کہ وہ ناراض نہ ہو حالانکہ ان کی دلی خواہش تھی کہ اس کا جانا رک جائے۔

"آپ پوچھ لیجئے لندن تو وہ بعد میں بھی جاسکتی ہے۔"

"ٹھیک ہے میں کل آپ کو جواب دے دوں گی فون پر" انہوں نے شہریار کی امی کو تسلی دی تھی۔

"چچی جان علیزا سے میں پوچھ لوں گی۔" ایمن نے کہا۔

"پھر ٹھیک ہے۔" ریشم بھی بولیں۔

ان لوگوں کے جانے کے بعد امی نے علیزا سے پوچھا تھا۔

"علیز اکیا تم راضی ہو؟"

"امی آپ کی کیا مرضی ہے؟" وہ تو خود شش و پنج میں مبتلا تھی۔

"میری تو یہ مرضی ہے کہ تم پریکٹس چھوڑ دو اور شادی کرواور لائف میں مگن ہوا گر ایسا ہی شوق ہوا تو بعد میں چلی جانا۔" انہوں نے علیزا کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"ارے بعد میں بھی کیا ضرورت ہے؟ دیکھنا شادی کے بعد ساری بوریت دور ہوجائے گی۔" ایمن نے بڑے معنی خیز انداز میں کہا تھا۔

"آپ کا جو دل چاہے امی وہ کریں اب میں اپنی مرضی بالکل نہیں چلانا چاہتی کیونکہ نقصان ہی ہوتا ہے۔" اس نے فیصلہ ان پر چھوڑ دیا۔

"میری بیٹی کتنی سمجھ دار ہے۔" انہوں نے علیزا کو گلے سے لگا لیا تو وہ بھی کچھ ہلکی ہوگئی تھی۔

"ایمن اس طرح اچانک یہ سب کیسے ہوگیا وہ بھی ایک دم راضی میرا دل ڈر رہا ہے۔" وہ واقعی فکر مند تھی۔

"ڈرنے ورنے کی قطعی ضرورت نہیں ہے پھوپھو نے انہیں کہا اور وہ راضی ہوگئے حالانکہ پھوپھو تو سمجھ رہی تھیں کہ اب بھی منع کردیں گے۔" ایمن نے بتادیا کہ اس کی تسلی ہوجائے۔

"اسفر بھائی نے ان سے بات کی؟" اس نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔

"کہہ تو رہے تھے پھر انہیں ٹائم ہی نہیں ملا اب

digest library.com

Scanned with CamScanner

جائیں گے کسی دن۔'' اس نے عذر تراشا حالانکہ اسفر شہریار کے رویے سے ہی ڈر رہا تھا۔

شہریار کی امی کو جواب دے دیا گیا تھا۔ دونوں گھرانوں میں تیاریاں شروع ہوگئی تھیں۔ ایمن ساری شاپنگ کر رہی تھی کیونکہ علیزا کا تو کسی بھی چیز میں دل نہیں لگ رہا تھا۔ ادھر ریشم اور ثریا بیگم مل کر تیاریاں کر رہی تھیں کبھی ایمن بھی ان کے ساتھ شامل ہوتی تھی۔ شادی کی تاریخ اگلے مہینے کی سات رکھی تھی صرف ایک مہینہ تھا۔ انجی تو خوشی کے مارے اچھلتی پھر رہی تھی۔

☆☆

''بھائی جان شاپنگ پر چلئے ناں۔'' انجی نے شہریار کے کمرے میں آکر کہا۔

''بیٹا آپ فراز کے ساتھ چلی جاؤ امی اور ریشم آپی بھی تو روز جاتی ہیں ان کے ساتھ چلی جایا کرو۔'' شہریار نے اپنی لاڈلی بہن کو پیار سے سمجھایا۔

''امی اور آپی تو دیکھنے نہیں دیتی ہیں میں بس آپ کے ساتھ جاؤں گی۔'' وہ لاڈ سے اس کے گلے میں بازو حمائل کر کے بولی۔

''انجی ریڈی میڈ سوٹ لائی پسند نہیں آئے چوکیدار کی بیٹی کو دے دیئے۔'' فراز نے دخل دیا۔

''وہ تو میں اس کے لئے لائی تھی بھائی جان اب وہ آپ کی شادی میں بھی شرکت کرے گی ناں۔'' اسے ملازموں کا بھی خیال رہتا تھا۔

''ایک تو میری بہن میں خدمت خلق کا جذبہ کوٹ کوٹ کر نہیں ٹھونس کر بھرا ہے۔'' فراز نے اسے دیکھ کر کہا تھا جواب شہریار کے کاندھے پر سر رکھ کر بیٹھ گئی تھی۔

''بھائی جان کیا میں نے برا کیا؟'' اس نے معصومیت سے پوچھا۔

''نہیں آپ نے بہت اچھا کیا ہے۔'' شہریار نے سراہا۔

''ہاں اتنے بڑے مل اونر بھائی کی اکلوتی بہن دریا دل تو ہوگی ناں۔''

''کیا ہے فراز بھائی۔'' وہ کھسیا گئی تھی۔

''یار کیوں تنگ کرتے ہو کرنے دو جو اس کا دل چاہے کرے۔'' اس نے اپنے بازو کے حلقے میں لیا تھا۔

digest library.com

''بھائی جان میں نے بھابھی کے لئے بھی گفٹ لینا ہے۔''

''آپ کی بھابھی کے لئے جو اتنا کچھ بن رہا ہے وہ سب کیا ہے؟'' شہریار نے ناگواری سے کہا۔

''وہ بری ہے۔'' اس نے بتایا۔

''ہاں بھائی جان بھابھی کے لئے تو کچھ گفٹ لینا ہے۔'' فراز نے بھی تائید کی۔

''پیسے مجھ سے لے لو تم دونوں چلے جاؤ جو لینا ہو۔'' شہریار نے کہا۔

''نہیں بھائی جان آپ کے ساتھ جانا ہے۔''

''گڑیا بہت کام ہے آپ چلی جاؤ۔'' اس نے انجی کا رخسار تھپتھپایا۔

''نہیں آپ کو چلنا ہے اٹھئے فوراً ورنہ پھر میں ناراض ہوجاؤں گی۔'' اس نے دھمکی دی جو کارگر بھی ثابت ہوئی تھی۔

''اچھا رکو تو دس پندرہ منٹ میں ذرا اس فائل کے سلسلے میں فون پر بات کرلوں پھر چلوں گا۔''

Scanned with CamScanner

"اوکے تو پھر آئیے آپ۔" وہ اٹھ گئی تھی۔

"بھائی آپ کیا دیں گے بھابھی کو؟" فراز نے رازداری سے پوچھا۔

"تمہارا سر۔" شہریار نے اس کے سر پر انگلی ماری۔

"وہ بھی بھس بھرا ہوا۔" انجی نے بھی لقمہ دیا۔

شہریار نے دونوں بہن بھائیوں کو خوب شاپنگ کروائی تھی انجی نے علیزا کو دینے کے لئے ڈھیر ساری چوڑیاں لی تھیں اور فراز نے ملٹی شیڈڈ کا سیٹ لیا تھا۔ شہریار نے البتہ کچھ نہ لیا تھا کیونکہ وہ ایسا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا گھر پہنچے تو انجی تو سارا کچھ کھول کر بیٹھ گئی۔

"بھائی جان آپ کے کمرے کا فرنیچر بھی چینج ہوگا پردے کارپٹ وغیرہ۔"

"کیا؟" شہریار تو سن کر حیرانگی سے امی کو دیکھنے لگا۔

"ہاں بیٹا ضروری ہے کیونکہ تم نے فرنیچر وغیرہ تو منع کر دیا ہے لیکن تمہیں دوسرا تو ڈالنا پڑے گا۔" امی بولیں۔

"چیک میں لکھ دوں گا آفس سے سرور صاحب کو بھیج دوں گا۔ وہ آپ لوگوں کے ساتھ چلے جائیں۔۔۔"

"جلدی ہی بھیج دو کیونکہ دن ہی کتنے رہ گئے ہیں۔" امی نے کہا۔

"ٹھیک ہے صبح کہہ دوں گا۔"

صبح سرور صاحب آگئے اور فرنیچر وغیرہ چینج کروایا تھا پردے ابھی سلنے کے لئے دیئے ہوئے تھے۔ شہریار کا قیام کچھ دنوں کے لئے دوسرے کمرے میں کر دیا تھا کیونکہ اس کا بیڈروم ڈیکوریٹ ہونا تھا۔ اسفر بھی چکر لگاتا رہتا تھا۔

☆☆☆

digest library.com

مہندی مایوں کا دن بھی آگیا تھا۔ وہ زرد جوڑے میں خاموش اور گم صم سی بیٹھی تھی۔ شہریار کے گھر والے اس کی مہندی کی رسم کرنے آئے تھے۔ انجی تو اس کے برابر میں بیٹھ گئی اور فراز نے تو خوب ہی ہلا گلا مچایا تھا۔ جب رسم ختم ہوگئی تو علیزا کو ایمن کمرے میں چھوڑ آئی تھی فراز موقع پا کر اس کے کمرے میں آگیا تھا وہ گلاب اور موتیوں کے کنگن سے کھیل رہی تھی۔

"اوہو بھابھی صاحبہ کیسی ہیں؟" وہ دھڑ سے بیڈ پر بیٹھا۔

"فراز تم اور ادھر؟" ایمن نے کہا۔

"جی میں اپنی بھابھی کو دیکھنے آیا ہوں۔" اب وہ پھیل کر لیٹ چکا تھا۔

"پرسوں دیکھتے رہنا اس وقت جاؤ۔"

"ارے پرسوں میں نہیں بھائی جان دیکھیں گے۔" وہ معنی خیزی سے بولا تو علیزا نے حیا سے سر جھکا دیا۔

"بدتمیز لڑکے اٹھو یہاں سے۔" ایمن نے زبردستی اٹھایا۔

"ایمن بھابھی یہ تو نہ کریں۔" وہ برا مان کر بولا۔

"یہی کرنا پڑے گا اٹھو۔"

"پلیز بھابھی آپ ہی سفارش کریں رکنے کی۔" وہ علیزا کی طرف دیکھ کر منمنایا۔

"تو سفارش تم بہت بولتے ہو۔" وہ جھینپی ہوئی

Scanned with CamScanner

digest library.com

تھی۔

''جی نہیں میں تو کم ہی بولتا ہوں البتہ آپ کے صاحب بہادر کا تو بولنے میں جواب نہیں ہے کہو کہ بھائی جان شادی والے دن کیا پہنیں گے تو کہنے لگے چوغا۔''

''تم بولتے بھی تو فضول ہی ہو اب وہ یہی جواب دیں گے۔'' ایمن بولی۔

''ویسے بھابھی آپ بھائی جان کو کس لباس میں دیکھنا چاہیں گی؟'' اس نے علیزا سے پوچھا۔

''اسے اپنی خبر نہیں اس سے پوچھ رہے ہو۔''

''ارے ہمارے بھائی جان کو دیکھئے سارے جہان کی خبر ہے انجی نے پورے بارہ سوٹ بنائے ہیں اس پر بھی کہہ رہے تھے بیٹا اور لے لو ایک تو یہ ابا جان بننے کا انہیں بہت شوق ہے۔ چلئے اگلے سال وہ بھی بن جائیں گے۔''

''میرا خیال ہے اب تو تم اٹھ ہی جاؤ۔'' علیزا حیا سے کٹ گئی تھی۔

''او کے او کے۔'' اور پھر وہ ہنستا ہوا چلا گیا تھا۔

دوسرے دن شہریار کے گھر مہندی جانی تھی رسم وغیرہ کو اس نے منع کر دیا تھا جس پر ریشم آپی نے کافی واویلا مچایا تھا۔ اس کی خبر بھی لے لی تھی۔

''یہ کیا حرکت تھی شہریار؟''

''آپی مجھے نہیں پسند یہ سب۔''

''میرے بھائی یہ ایک رسم ہوتی ہے علیزا کی امی بھی جز بز سی ہو رہی تھیں۔''

''وہ کیوں ہو رہی تھیں نہیں پسند مجھے تو نہیں پسند۔'' وہ ایک دم سیریس ہو گیا۔

''رہنے دیں آپی اسے ان رومینٹک سا ہے۔ ٹھیک کہتی ہے علیزا اسے۔'' اسفر نے بھی لقمہ دیا تھا شہریار نے چونک کر اسفر کی بات سنی تھی۔

''مجھے تو موودی بھی بری لگتی ہے وہ تو فراز اور انجی کے کہنے پر چپ ہو گیا ہوں۔''

''یار میرے تمہیں اچھا ہی کیا لگتا ہے سوائے خود کے۔'' اسفر تو جل گیا تھا۔

''ویسے یار تو اس کو دینے کے لئے کیا لایا ہے؟'' اسفر تیزی سے اٹھ کر اس کی بغل میں گھسا۔

''بس بس رہنے دو بقول محترمہ کے میں خشک سا ان رومینٹک سا بندہ ہوں رہنے دو مجھے کیا ضرورت ہے کچھ دینے کی؟'' اس کے تو یہ بات لگ گئی تھی۔

''ایک تو تم سے کہنا ہی فضول ہے۔'' وہ بھی جھنجلا گیا تھا۔ شہریار پہلے ہی علیزا کے لئے ڈائمنڈ کا سیٹ لے آیا تھا بتایا کسی کو بھی نہیں تھا اور ویسے بھی اسفر کو بتا کر اپنا ریکارڈ نہیں لگوانا چاہتا تھا۔ وقت گزرنے کا احساس ہی نہ رہا تھا کہ شادی کا دن بھی آن پہنچا اس کا کمرہ پورا گلاب کے پھولوں سے سجایا تھا اسفر نے فراز کے ساتھ مل کر۔ ہر جگہ گلاب ہی گلاب تھے خوبصورت سے پردے جہازی سائز بیڈ اس پر بھی پھول ڈریسنگ ٹیبل پر بھی پھول غرض کمرے میں لگتا تھا کہ پھولوں کی برسات ہوئی ہو۔ شہریار نے طائرانہ نگاہ کمرے میں ڈالی تھی مگر ابھی تک اس کے دل میں ایک ہلچل سی ہوئی مچی ہوئی تھی مگر پھر سر کو جھٹک کر تیار ہونے لگا تھا کریم کلر کا کرتا شلوار اس پر پگڑی باندھی تھی۔

☆☆

Scanned with CamScanner

"اگر تم نے علیزا رو رو کر اسی طرح کرنا ہے تو پلیز پہلے رولو اچھی طرح بعد میں میک اپ خراب مت کرنا۔" ایمن کو سخت جھنجھلاہٹ ہو رہی تھی۔

"خود ہی تو آنسو نکل رہے ہیں۔" وہ حالانکہ ضبط کر رہی تھی۔

"خود پر کنٹرول رکھو سمجھیں۔" اب کے اس نے سرزنش کی۔

ریڈ انار کلر کا شرارہ اس پر میک اپ اور جیولری نے تو اسے اور حسین بنا دیا تھا۔ امی اور پاپا نے تو دل میں خوب بلائیں لی تھیں پاپا کی تو آنکھیں چھلک پڑی تھیں۔

"علیزا خبردار جواب ایک آنسو بھی نکلا تو [illegible] مار رہی ہو خوبصورت آنکھوں کا۔" ایمن نے پھر آنسو ٹشو میں جذب کیے۔

"ایمن ڈر لگ رہا ہے۔"

"میں ساتھ چلوں گی تمہارے فکر نہیں کرو۔" اس نے تسلی دی۔

"بارات آنے والی ہے تم بس تھوڑی دیر تنہا بیٹھو گی بس ابھی آئی کیونکہ اشعرا اپنی دادی کے پاس ہے اس کا فیڈر دے آؤں۔" وہ اپنی ساڑھی کا پلو سنبھالتی اتر گئی تھی۔

علیزا کے نرم و نازک ہاتھوں میں پسینہ پھوٹے جا رہا تھا۔ وہ سر جھکائے بیٹھی تھی جذبات میں ایک تلاطم برپا تھا پھر بارات بھی آ گئی پرجوش استقبال کیا گیا تھا انجی تو اس کے پاس اسٹیج پر آ گئی تھی مووی تصویروں کا شور تھا۔ وہ تو اسٹیچو بن کر رہ گئی تھی پاپا اور اسفر شہریار کو اسٹیج تک لائے تھے۔ بڑے شان تفاخر سے وہ پھیل کر بیٹھا تھا۔ کن انکھیوں سے اس کے خوبصورت روپ کو بھی دیکھ چکا تھا۔ آج وہ حسین لگ رہی تھی نازک ہاتھوں پر مہندی اور ہی چھب دکھا رہی تھی وہ ٹشو پیپر سے پسینہ پونچھ رہی تھی شہریار کی نگاہ اس کے ہاتھوں پر تھی اور پھر وہ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی جو وہ سانسوں کا شور بھی بخوبی سن رہا تھا۔

"بھئی مسکرایئے۔" فراز نے کہا۔

شہریار نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا اس نے تصویر اتاری۔

"بھائی بھائی میں بھی۔" انجی شہریار کے پاس آ گئی تھی۔

"بیٹا آہستہ چلو۔" وہ انجی سے بولا جو گرتے گرتے بچی تھی۔ علیزا سب سن رہی تھی۔

ایمن دودھ کا گلاس لائی تو شہریار نے منع کر دیا۔

"پلیز بھابھی یہ سب مجھے پسند نہیں ہے۔"

"شہریار بھائی رسم ہے۔" ایمن بولی۔

"ضروری رسم نہیں ہے پلیز ڈیمانڈ نہ کیجئے گا۔" اس نے رکھائی کی حد کر دی۔

"رہنے دو ایمن اس خشک سے بندے کو۔" اسفر نے بھی کہا تھا۔

"تم سے تو بعد میں پوچھوں گا۔" شہریار نے دھمکی دی۔

"بس بس یہاں تو بخش دو۔" وہ بولا تھا۔ اسے سلامی دی حیدر صاحب نے اور مسز حیدر نے ریشم آپی نے رخصتی کا شور مچا دیا ریفریشمنٹ کے بعد رخصتی عمل میں آئی مہمان جانا شروع ہو رہے تھے۔ سب ہی اتنی خوبصورت جوڑی کو سراہ رہے تھے۔

digest-library.com

Scanned with CamScanner

علیزا روتی روتی شہریار کے ہمراہ رخصت ہو کر شہریار ولا میں آ گئی تھی ایمن مستقل اس کے ساتھ تھی۔

''بھائی کمرے میں جانے سے پہلے نیگ۔'' ریشم آپی نے اسے روک لیا۔

''کیا بھئی کمرے کا بھی ٹیکس ادا کروں؟''

''ہاں نکالو یہ بہنوں کا حق ہوتا ہے۔'' ممانی جان نے بھی کہا اور پھر شہریار نے دس ہزار روپے ان کے ہاتھ میں رکھ دیئے۔

''جگ جگ جیو اور خوش رہو۔'' انہوں نے دعا دی۔

''بھائی انہیں اور انجی کو تو مل گئے میرا ابھی کہیں حصہ نکالنا ہے۔'' فراز نے ہانک لگائی۔

''ہاں نکالنا ہے فراز! علیزا کا گھٹنا پکڑ کر بیٹھ جاؤ اس سے مانگو کیونکہ ہمارے ہاں بھابھی دیور کو نیگ دیتی ہے۔'' ریشم آپی کو ایکدم یاد آیا۔

''ہرے۔'' اور وہ جھٹ کاؤچ پر سر جھکائے بیٹھی علیزا کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ سب ہی خوب ہنس رہے تھے۔

'نکالئے بھابھی دس ہزار روپے ورنہ جانے نہیں دوں گا۔'' وہ بھی دھمکی دے کر بولا۔

شرماتی گھبراتی علیزا چپ سی تھی کچھ بول ہی نہیں سکتی تھی۔

''نکالئے ناں۔'' وہ بضد تھا۔

شہریار بڑی دلچسپی سے علیزا کو دیکھ رہا تھا کہ وہ اب کیا کرتی ہے۔ علیزا نے پرس اس کے آگے رکھ دیا۔ فراز نے کھولا تو چند لفافے تھے۔

''بھابھی کرنسی نکالئے ناں۔'' وہ پرس واپس اسے تھما کر بولا۔

''ارے اس کے پاس کہاں سے ہوں گے مانگو شہریار سے۔''

''ارے واہ میں کیوں دوں؟ اپنی بھابھی سے مانگ رہا ہے۔'' شہریار نے جھٹ امی کے کہنے پر خود کو بچایا۔

''تم دو گے تو وہ دے گی ناں۔'' امی نے کہا۔

''یہ اچھی ہے کہ یہ بھی میں دوں۔''

''ظاہر ہے اب وہ تو کمانے سے رہی ناں۔'' ممانی نے بھی کہا۔ فراز شہریار کی طرف آیا۔

''یار دس ہزار تو نہیں البتہ اسپورٹس کار کا گفٹ ہے۔''

''بھابھی کی طرف سے یا آپ کی طرف سے؟'' وہ حیران رہ گیا۔

''کسی بھی طرف سے سمجھ لو۔'' وہ بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا۔

''چابی صبح مل جائے گی۔''

''یار ابھی نکالو ناں صبح ہی صبح پہنچ گیا وہ تمہارے دروازے پر تم تو بارہ سے پہلے اٹھو گے نہیں۔'' اسفر نے معنی خیزی سے چھیڑا۔

''خبیث انسان۔'' وہ جھینپ گیا تھا سب کی موجودگی میں۔

''چلئے بھائی جان کل دے دیجئے گا اتنا انتظار کر لوں گا۔'' وہ بھی مسکرا دیا تھا۔

''ایمن تم اسے اوپر لے جاؤ۔'' ریشم آپی نے کہا تھا۔ ایمن اسے لے کر اوپر جانے لگی تھی۔ وہ علیزا کو شہریار کے بیڈروم میں بٹھا چکی تھی۔

''کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتا دو۔'' ایمن نے پوچھا۔

digest.library.com

Scanned with CamScanner

digest library.com

"کسی بھی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔" وہ روہانسی ہو رہی تھی۔

"ایمن ڈر لگ رہا ہے۔"

"پھر وہی بات! جو میں نے کہا وہ کرنا سمجھیں۔" وہ اٹھنے لگی۔

"ابھی مت جاؤ۔"

"شہریار بھائی کوس رہے ہوں گے۔"

"جی نہیں انہیں ایسا کوئی شوق نہیں ہوگا مجھے دیکھنے کا ان رومینٹک تو ہیں۔"

"اب تو یہ صبح ہی بتانا کیسے ہیں؟" ایمن نے اس کا ٹکا ٹھیک کیا۔

شہریار باتھ روم میں تھا دونوں کو خبر ہی نہیں تھی وہ سن بھی رہا تھا کیونکہ پہلے وہ ہی تو آیا تھا۔

"میرا تو حلق خشک ہو رہا ہے۔" وہ بری طرح لرز بھی رہی تھی۔

"اب تو جانے دو میرا بچہ اٹھ جائے گا۔"

ایمن نے جلدی سے پاؤں بیڈ سے اتارے۔

"کیا بچکانہ حرکتیں کر رہی ہو؟" وہ اسے ڈانٹ کر چلی گئی۔

شہریار نے جب تسلی کر لی تو باہر نکل آیا علیزا تو دم سادھے رہ گئی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئی تھی۔ ہائے یہ اندر تھے سب سن لیا ہوگا۔ وہ سر جھکائے ہوئے تھی دل دھک دھک کر رہا تھا۔ وہ اپنے دل پر شہریار کے قدموں کی دھمک محسوس کر رہی تھی۔ شہریار صوفے پر بیٹھ گیا تھا اور سگریٹ سلگا کر اسموکنگ کرنے لگا پردے اس نے کھول دیئے تھے اے سی کی کولنگ بھی بڑھا دی تھی۔ گلاب، پرفیوم، ٹھنڈک اور سگریٹ کی ملی جلی مہک آ رہی تھی۔ تقریباً آدھا گھنٹہ ہو گیا تھا۔ شہریار نے کوئی بھی بات نہ کی تھی حالانکہ علیزا کے قیامت خیز حسن کو دیکھ کر وہ ڈگمگایا بھی تھا مگر پھر وہ سرد مہری سے بیٹھا رہا تھا۔

"اگر مجھے صفائی میں کہنے کی اجازت ہو تو کچھ بول سکتی ہوں۔" علیزا اپنا شرارہ سنبھالتی اس کی پشت پر کھڑی تھی۔

شہریار نے اس کی آواز پر چونک کر ہلکا سا آنکھوں کو گھما کر اسے دیکھا مگر پشت پھیرے رہا تھا۔

"میں نے آپ کو نیچا دکھانے کے لئے اس طرح نہیں کیا تھا بلکہ میں تو اس لئے لندن جا رہی تھی کہ آپ ابھی تیار نہیں تھے سوچا کہ شاید منظر سے ہٹ جاؤں گی تو آپ کچھ میرے بارے میں سوچیں گے مگر یہ سب تو الٹا ہو گیا میں آپ سے پوچھ سکتی تھی مگر اس لئے نہیں پوچھا کہ آپ سے میری کبھی ایسی بے تکلفی سے بات ہی نہیں ہوئی تھی رہا امی سے پچھوانا وہ بھی میں نے منع کر دیا کہ شاید آپ منع کر دیں کیونکہ مجھے آپ کے غصے سے بہت ڈر لگتا ہے مجھے ایسا کوئی شوق نہیں ہے پریکٹس کا بس ایسے ہی جا رہی تھی میں اب بعد میں بھی نہیں جاؤں گی کیونکہ میں آپ کو ناراض نہیں کر سکتی بلکہ آپ سے وابستہ کسی کو بھی ناراض نہیں کروں گی میں تو ویسے ہی بہت صلح جو ہوں آپ چاہے مجھے کچھ بھی کہہ لیں میں آپ کو جواب بالکل نہیں دوں گی آپ کو یہ غلط فہمی ہے ناں میں لڑتی جھگڑتی لڑکی ہوں میں ایسی نہیں ہوں آپ کو مجھ سے کبھی بھی شکایت کا موقع نہیں ملے گا میں آپ کی امی کو اپنی امی سمجھتی ہوں اور آپ کے دونوں بہن بھائی میرے اپنے ہیں اس کے باوجود بھی اگر

Scanned with CamScanner

آپ کو یقین نہیں ہے تو میں خود کو بدلنے کی کوشش کروں گی۔" وہ بولتے بولتے چپ ہوگئی تھی۔ شہریار کے وجود میں پھر بھی جنبش نہ ہوئی تھی اس کو آج علیزا کے منہ سے سن کر ساری غلط فہمی اور غصہ دور ہوگیا تھا لمحوں میں ہوا تھا یہ سب تو۔

"پلیز مجھے معاف کر دیجئے گا میں آپ کی انا کو بالکل بھی مجروح نہیں کروں گی اور نہ ہونے دوں گی یہ میرا وعدہ ہے۔" وہ یہ کہہ کر آنسو بہاتی بیڈ کی طرف بڑھ گئی تھی۔

"شہریار نے پھر اس کی طرف گھوم کر دیکھا جو بیڈ پر بیٹھے جا رہی تھی۔ وہ صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔

"ادھر آؤ۔" اس نے تحکم سے کہا۔ علیزا کے اٹھتے قدم رک گئے دل دھڑ دھڑ کرنے لگا تھا۔

"اب تو خیر نہیں۔" وہ گھومی تو دوپٹہ پھسل کر شانوں پر آ گیا تھا۔

"سنا نہیں ادھر آؤ۔" وہ پھر رعونت بھرے لہجے میں گویا ہوا تھا وہ تیزی سے چلتی ہوئی آئی گرتے گرتے بچی تھی۔

"میں نے پھر کیا کچھ غلط کہہ دیا؟" وہ گھبرائی ہوئی تھی۔

"ہاں بہت غلط کہا ہے ادھر آ کر بتاؤ۔" اس نے کہا تو وہ سر جھکا کر مجرموں کی طرح کھڑی ہوگئی تھی۔ شہریار نے اس کے قیامت خیز حسن کو دیکھا تھی۔ میک اپ رونے سے تھوڑا ڈھل گیا تھا۔ ٹیکا جھومر لڑھک گیا تھا بھاری زرتار دوپٹہ وہ دونوں ہاتھوں سے پکڑے کھڑی تھی۔

"بہت شوق ہے ناں تمہیں وکالت کرنے کا مجھے کسی نے پہلے یہ بتایا کیوں نہیں تم نے لاء کیا ہوا ہے؟" اس نے علیزا کے چہرے پر نگاہ ڈالی۔

"سب کو پتہ ہے آپ نے کبھی میرے متعلق جاننے کی کوشش کب کی ہوگی۔" نہ چاہتے ہوئے بھی تلخ بات نکل گئی زبان دانتوں تلے داب لی تھی۔

"بہت بڑبڑ بولنا آتا ہے یہ عادت گئی نہیں تمہاری۔" وہ اس کے بے ساختہ کہنے پر مسکراہٹ ضبط کر کے بولا۔

"سوسوری آئندہ نہیں بولوں گی پتہ نہیں کیسے نکل گیا منہ سے۔" وہ منمنائی تھی سہم بھی گئی تھی۔

"پہلے دن کی ملاقات یاد ہے؟"

"اس کی بھی معافی مانگتی ہوں انجانے میں مجھ سے اس دن بھی تلخ کلامی ہوگئی تھی ایمن زبردستی اس دن مجھے شاپنگ کے لئے لے گئی تھی ایمن سے تکرار ہوگئی تھی پھر وہ گاڑی بھی آپ کی ہماری گاڑی کے پیچھے پارک تھی ایمن کا غصہ آپ پر اتار دیا سوری معافی مانگتی ہوں اس دن میں نے خود کو لعنت ملامت کی تھی میں اس طرح کی لڑکی بالکل نہیں ہوں۔" اس نے شہریار کو یقین دلایا۔ شہریار نے اس کے معصومیت سے کہنے پر قہقہہ لگایا تھا۔ علیزا جزبز رہ گئی تھی۔

"اچھا بھئی مجھے تمہاری زبانی زیادہ یقین آ گیا ہے۔" اس نے علیزا کا ہاتھ کھینچ کر اپنے قریب بٹھالیا وہ گرتے گرتے بچی تھی اس اچانک افتاد پر وہ ہراساں ہوگئی تھی اور سر جھکا کر رہ گئی تھی شہریار کے اتنے قریب ہونے پر۔

"اگر یہ سب کوئی اور کہتا تو مجھے یقین نہیں آتا اس لئے یہ سب تم نے اپنے منہ سے کہا ہے تو میرا غصہ بھی کم ہوگیا ہے اور تم نے مجھے آئندہ کے لئے بھی یقین دلا دیا ہے۔" وہ آج اقرار کر رہا تھا واقعی وہ

digest library.com

Scanned with CamScanner

مطمئن ہو گیا تھا۔

''واقعی آپ نے مجھے معاف کر دیا ہے؟'' وہ تو حیران تھی۔

''ہاں یار معاف کر دیا ہے۔'' اس نے علیزا کی فسوں خیز آنکھوں میں بے یقینی کی لہر دیکھی۔

''اور ہاں ذرا مجھے یہ بتانا کہ ان رومینٹک سا مشہور کیا ہوا ہے کہ میں خشک سا بندہ ہوں۔'' شہریار کو یکدم یاد آیا تاکہ اس کی یہ بھی غلط فہمی دور کر دی جائے۔

''آپ کو کس نے بتایا؟'' اس نے حیرانگی سے پوچھا۔

''کان کھلے رہتے ہیں سب سنتا ہوں یہ مت سمجھنا کہ میں تم سے کبھی غافل رہا ہوں۔'' اب اس نے علیزا کے نازک سے حنائی ہاتھ کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں لے لیا تو وہ بلش ہو گئی۔

''آپ نے میری اور ایمن کی گفتگو سن لی تھی۔''

''جی جناب سب سنی تھی دہراؤں لفظ بہ لفظ۔'' وہ ترنگ میں بولا ساتھ لہجے میں بھی ایک شوخی تھی۔

اب تو وہ اور شرم کے مارے زمین میں گڑتا ہوا محسوس کر رہی تھی۔

''ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے اور پھر مجھے نہیں پسند ہر ایک کے سامنے بے باکانہ گفتگو اگر میں نے کبھی تم سے لگاوٹ کا اظہار نہیں کیا تو اس کا یہ مطلب تھوڑی تھا کہ میں جذبات سے عاری شخص ہوں۔''

اب شہریار نے اٹھ کر وارڈ روب کھولی علیزا اپنے سرخ لبوں کو کاٹ رہی تھی کتنا غلط سوچتی رہی تھی وہ شہریار کے متعلق خود ہی کو آج ندامت بھی ہو رہی تھی۔

''ادھر آؤ اٹھ کر۔'' اس نے گم صم سی بیٹھی علیزا کو پکارا وہ چونک کر شہریار کو دیکھنے لگی جو ایک خوبصورت سا جیولری باکس لئے کھڑا تھا ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے، وہ اپنا بھاری بھر کم لباس سنبھالے اس کے قریب آ گئی تھی نگاہیں اٹھانا مشکل ہو رہا تھا کیونکہ شہریار کی نگاہوں کا زاویہ ہی بدلا ہوا تھا۔

''ادھر آ کر کھڑی ہو جاؤ۔'' اس نے بازو سے پکڑا اور ڈائمنڈ کا نیکلس اس کی صراحی دار گردن میں پہنا دیا پھر وارفتہ نگاہوں سے دیکھتا رہا علیزا اس کی معنی خیز نگاہوں کی تپش سے پگھلتی جا رہی تھی۔

''اچھی لگ رہی ہو بلکہ میرے تصورات سے بھی زیادہ حسین۔'' وہ بولا علیزا جھینپ گئی اور سبک خرامی سے چلتی ہوئی واپس آ کر بیٹھ گئی۔

''چپ کیوں ہو؟''

''آپ کا ہی تو حکم ہے زیادہ بولتی ہوئی لڑکیاں آپ کو بری لگتی ہیں۔'' اس نے جھٹ کہا۔

''یار تم تو ضرورت سے زیادہ مؤدب ہو۔'' وہ ہنسا۔

''واقعی میں بہت زیادہ مؤدب ہوں آزما کر دیکھ لیجئے گا۔''

''کافی ہے اتنا آزمانا۔'' اس نے اس کے ملکوتی حسن کو نگاہوں میں جذب کیا۔

''آپ کو بھی میری ایک بات ماننی ہوگی۔'' اب وہ ذرا رک کر گویا ہوئی۔

''کیسی بات؟'' شہریار سگریٹ سلگانے کے لئے کھڑکی کی طرف آ گیا تھا۔

''اسموکنگ نہیں کریں گے کیونکہ میں جب آپ کی اتنی باتیں مانوں گی تو میرا بھی حق بنتا ہے کہ آپ سے کچھ کہوں۔'' اس نے سگریٹ شہریار کے

digestlibrary.com

Scanned with CamScanner

ہاتھ سے لے کر کمرے میں رکھے خوبصورت سے ڈسٹ بن میں ڈال دیا تھا۔

''تمہاری شرط کہیں فراز سے تو نہیں لگ گئی۔''

شہریار کو اب اچنبھا ہوا۔

''جی نہیں میں ایسی کوئی حرکتیں نہیں کرتی بس مجھے اس کی خوشبو بری لگتی ہے۔ اگر آپ کو میرے ساتھ رہنا ہے تو اسے پہلے چھوڑنا ہوگا۔'' علیزا نے اپنی آواز میں تیزی لاکر کہا تھا۔

''کیوں یہ تمہاری سوتن ہے؟'' وہ اس کی ناک پر انگلی مار کر بولا۔

''یہی سمجھ لیں۔''

''اچھا کوشش کروں گا روز پانچ پیوں گا۔'' وہ سر کھجاتے ہوئے منمنایا۔

''ٹھیک ہے پھر میں بھی اس کمرے سے جارہی ہوں۔'' اس نے دھمکی دینے کے لئے باہر کی جانب قدم بڑھائے ہی تھے کہ شہریار تو سٹپٹا گیا تھا۔

''خبردار جو ایک قدم بھی باہر نکالا تو۔'' اب وہ اسے اپنے قبضے میں لے چکا تھا۔ علیزا نے اپنی مسکراہٹ کو ضبط کیا تھا۔

''ٹھیک ہے آج سے اسے ہاتھ نہیں لگاؤں گا۔'' اس نے سگریٹ کے پیکٹ دور پھینک دیئے۔

علیزا نے مسرت اور فتح مندی سے شہریار کی طرف دیکھا جواب بڑا مسرور لگ رہا تھا پہلے کی کسی بھی سرد مہری کا شائبہ تک نہ تھا دونوں ہی ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھ کر رہ گئے تھے۔ زندگی اب سہل ہوگئی تھی جہاں اب خوشیوں کا بسیرا تھا۔

☆☆

''ردا'' کے بغیر
مشرق کی بیٹی
نامکمل ہے

اکیسویں صدی کا منفرد ماہنامہ
نئے اور پرانے
افسانہ نگاروں کی تحریریں
اردو ادب سے بہترین انتخاب
مختلف سلسلے اور سلسلے وار ناول
ماہنامہ
ردا ڈائجسٹ
کراچی
PH: 4557951
4535726

digestlibrary.com

Scanned with CamScanner